حضور نبی کریم ﷺ کا حسن و جمال

مولانا قاری محمد سلمان عثمانی

حضور نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال کا کیا کہنا!!! اللہ جل شانہٗ نے روئے زمین پر آپ سے حسین کسی کو پیدا ہی نہیں کیا، اس جہان میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں، نہ ہی قیامت تک کوئی آپ کا ثانی ہوسکتا ہے۔ آپ ﷺ کا حسن و جمال ایسا کہ چودھویں رات کا چاند بھی آپ ﷺ کے حسن کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ حضور ﷺ صورت، سیرت اور کمالات میں گویا ہر چیز میں سردار ہیں، سرورِ دوعالم ﷺ کے کمالات و خصائص اور باطنی فضائل و محامد کے علاوہ آپ ﷺ کا بے مثل حسن و جمال بھی آپ ﷺ کا زندہ جاوید معجزہ ہے، جس کا تذکرہ کم و بیش سیرت کی تمام کتب میں موجود ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہم آپ ﷺ کی سیرتِ مطہرہ کو جاننے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی صورتِ طیبہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں، تاکہ سیرت کے ساتھ صورت سے بھی پیار پیدا ہو۔ شمس الدین شیرازی نے حضور ﷺ کے حسن و جمال کو بیان کرنے میں زبان و بیان کی بے مائیگی کا اظہار ان اشعار میں کیا:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ بعد از خدا بزرگ توئی، قصه مختصر

ترجمہ: ''اے صاحبِ جمال اور اے عالم بشریت کے سردار ﷺ! آپؐ کے روشن کرنے والے رخِ انور کے فیضان سے چاند کو روشن کیا گیا ہے، آپؐ کی تعریف و توصیف ممکن ہی نہیں ہے، جیسا کہ اس کا حق ہے، المختصر یہی کہا جاسکتا ہے: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد مخلوق میں سب سے اعلیٰ و اَولیٰ آپؐ ہی کی ذات ہے۔''

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور شمشیر کی مانند تھا؟ فرمایا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح حسین و جمیل تھا۔'' (صحیح بخاری: ۳۵۵۲)

انہوں نے چاند سے تشبیہ دی کہ چاند میں چمک دمک بھی ہے اور گولائی بھی۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ سے یہی سوال ہوا تو فرمایا:

''نہیں! بلکہ آپ کا رخِ انور سورج اور چاند کی طرح روشن، چمکدار اور گولائی لیے ہوئے تھا۔''

(مسلم: ۲۳۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی ﷺ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی اور کو نہیں پایا، یوں معلوم ہوتا کہ آپ کے رُخِ انور میں سورج رواں دواں ہو۔'' (ترمذی: ۳۶۴۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں چرخہ کات رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ میرے سامنے بیٹھے اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے، آپ ﷺ کی مبارک پیشانی پر پسینے کے قطرے تھے، جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں، اس حسین منظر کو دیکھ کر میں حیران رہ گئی، نبی کریم ﷺ نے مجھے حیرت میں دیکھا تو فرمایا: کیوں حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا: آپ کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ہیں، جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ سن کر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور میری پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہؓ! جس طرح تو نے آج مجھے خوش کیا ہے، اِس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ تجھے خوشیاں عطا فرمائے۔'' (سنن بیہقی: ۱۵۴۲۷)

حضرت جابرؓ بن سمرہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ چاندنی رات میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا موقع ملا، آپ ﷺ نے ایک سرخ پوشاک زیب تن کر رکھی تھی، میں کبھی آپ ﷺ کے رُخِ انور پر نظر ڈالتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا، کافی دیر یہی سلسلہ جاری رہا اور بار بار تجزیے کے بعد بالآخر اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ ﷺ چودھویں کے چاند سے زیادہ دلربا اور حسین وجمیل ہیں۔'' (ترمذی: ۲۸۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمالِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان ان محبت بھرے الفاظ میں کیا:

''نہ کسی ایسے ریشم کو چھونے کا اتفاق ہوا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم ہو اور نہ ہی کوئی ایسی خوشبو سونگھی ہے جو حضور ﷺ کی خوشبو سے زیادہ معطر ہو۔'' (صحیح بخاری)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کا دست اقدس برف سے زیادہ خنک اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔'' (صحیح البخاری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''حضور ﷺ نماز فجر کے بعد اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف روانہ ہوئے، میں بھی آپ ﷺ کی معیت میں چل دیا۔ راستے میں بچوں نے آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ ﷺ ایک

ایک کر کے ان کے رخساروں پر دست اقدس پھیرتے جارہے تھے۔ آپ نے میرے رخساروں پر بھی دست اقدس پھیرا، میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کیا گویا آپ نے اپنے دست اقدس کو ابھی عطار کے صندوقچے سے نکالا ہو۔'' (صحیح مسلم)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی آواز کے حسن کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں نے حضور ﷺ کو نماز عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے حضور ﷺ کی آواز سے زیادہ اچھی آواز کسی کی نہیں سنی۔'' (صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''میں جب حضور انور ﷺ کے رخِ انور کی زیارت کرتا تو مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے آپ نے سرمہ لگا رکھا ہے، حالانکہ آپ نے سرمہ استعمال نہیں کیا ہوتا تھا۔'' (جامع الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کے مرضِ وِصال کے زمانے میں ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کررہے تھے کہ اچانک نبی کریم ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارکہ کا پردہ اُٹھایا اور اپنے غلاموں کی طرف دیکھا تو ہمیں یوں محسوس ہوا گویا کہ آپ کا چہرۂ انور قرآن مجید کا ورق ہے۔'' (بخاری:۶۸۰)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے، تورات پر عبور حاصل تھا، وہ اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

''جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا، میری نگاہ جونہی آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی تو میں نے جان لیا کہ ایسا دلکش ودلربا چہرہ کسی جھوٹے انسان کا نہیں ہوسکتا۔'' (ترمذی:۲۴۸۵)

حضرت حارث بن عُمرو سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں منیٰ یا عرفات کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں لوگوں کو آپ ﷺ کی زیارت کے لیے جوق در جوق آتے ہوئے دیکھ رہا تھا، میں نے مشاہدہ کیا کہ بدو جب آپ ﷺ کے رُخِ انور کی زیارت کرتے تو بے ساختہ پکار اُٹھتے کہ یہ بڑا ہی مبارک چہرہ ہے۔'' (ابوداؤد:۱۷۴۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھے دیکھا، اُس نے حق کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت کو اختیار نہیں کرسکتا''

(بخاری:۲۵۶۸)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین